رسالہ نمبر-3

قاضی القضات کے فیصلے

دربارۂ اڈیشہ

گدائے مجاہد ملت

حزب الغوث

https://hifzulgaus.blogspot.com

https://hizbulgous.com

قاضی القضاۃ کے فیصلے
دربارۂ اڈیشہ

از

گدائے مجاہد ملت علیہ الرحمۃ

حزب الغوث

پہلا ایڈیشن

فہرست مضامین

شمارہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	فیصلۂ اول:در صورت جواب	5
2	فیصلۂ دوم:در صورت جواب	9
3	فیصلۂ سوم:در صورت تصدیق	22
4	فیصلۂ چہارم:در صورت تصدیق	27
5	فیصلۂ پنجم:در صورت تصدیق	30
6	فیصلۂ ششم:در صورت جواب	33
7	فیصلۂ ہفتم:در صورت جواب	39
8	فیصلۂ ہشتم:در صورت جواب و قضا	42
9	فیصلۂ نہم:در صورت قضا	48
10	فیصلۂ دہم:در صورت جواب	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمۂ کنز الایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

حامدا و مصلیا و مسلما

حضور تاج الشریعہ علامہ و مولانا مفتی اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی جانب سے اڈیشہ کے نسیمیوں کے متعلق جو فیصلے صادر ہو ئے ، خواہ وہ تصدیق و فتاویٰ کی صورت میں ہوں یا قضائی صورت میں ،ہم نے ان کو تاریخ کی روشنی میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے ان کے ماخذ کو ذکر کرتے ہوئے۔ جن فیصلے تک ہماری رسائی ہوسکی اگر چہ ان کی تعداد دس کے قریب ہے،لیکن اب بھی اس پر زیادتی ممکن ہے، **واللہ الموفق والمعین وعلیہ التکلان۔**

فیصلۂ اول: درصورت جواب

786/92

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی قائم کردہ ایک تنظیم بنام حبیبی سنی جماعت قائم ہے جو تبلیغ و اشاعت دین کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے اس تنظیم کے تمام اراکین حضور مجاہد ملت کے مریدین یا معتقدین ہیں بھدرک اڑیسہ میں ایک غیر عالم پیر صاحب رہتے ہیں ان کے ماننے والوں نے اس تنظیم کا بائیکاٹ کیا تو اس تنظیم کے کلیدی عہدے داروں کا ایک وفد جن میں اکثر

حجاج کرام اور سبھی متشرع تھے برائے افہام و تفہیم پیر صاحب موصوف سے ملاقات کے لیے ان کے مسکن پہ(پر) پہنچا وفد کے تمام لوگوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں ملی بڑی مشکل سے صرف دو آدمیوں کو باریابی نصیب ہوئی تو پیر صاحب موصوف نے انہیں جھڑکیاں دیں اور اپنے جلال کا بھرپور مظاہرہ کیا جھڑکیاں کھانے کے بعد وہاں سے واپس ہونے سے پہلے جب مصافحہ کے لیے ان دونوں نے ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں" اس کے بعد حبیبی سنی جماعت کے ریزولیشن کے تحت صدر تنظیم ہذا نے ایک رجسٹری خط ان کی خدمت میں بھیجا کہ ہمارے کفر کو واضح کیجئے تاکہ ہم توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح کر سکیں اور اگر ایک ہفتہ کے اندر جواب نہ آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوں گے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا تقریبا مہینہ سوا مہینہ کا عرصہ گزر چکا ہے پیر صاحب موصوف سے اس سلسلے کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی مسلمانوں کو کافر کہ دینے کی وجہ سے پیر صاحب پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے کیا ان سے مرید ہونا ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا از روئے شرع درست ہے؟ اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتدا میں پڑھی گئیں اور جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے اور ایسی تنظیم

کا بائیکاٹ کرنے والوں کے لیے کیا حکم ہے جواب بالتفصیل قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

المستفتیان:

دستخط حاجی لقمان، حاجی عبدالستار حبیبی، حاجی عثمان غنی حبیبی، حاجی سلیم حبیبی، حاجی عثمان علی حبیبی، لیاقت علی حبیبی۔

786/92

الجواب :حدیث میں ہے" ایما مسلم قال لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما ان کان کما قال و الا جارت علیه" جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دو میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائے گا فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار ہوا مگر کافر نہ ہوگا اور مسلمان کو کافی جان کر بے وجہ مکفر نے یہ لفظ کہا تو قطعا کفر ہے بہر حال بر تقدیر صدقے سوال و ثبوت مقال قائل پر دونوں صورتوں میں توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے در مختار میں ہے "وما فیه خلاف یؤمر

بالاستغفار و التوبۃ و تجدید النکاح"اور ان سے مرید ہونا اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا ناجائز ہے اس واقعہ کے بعد سے اب تک جتنی نمازیں پڑھی گئیں دہرائی جائیں اور ان کی بیعت فسخ ہو گئی جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

دستخط فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۲،رمضان ۱۴۰۸ھ

و مہر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

(12رمضان 1408 ہجری ،مطابق 19 اپریل 1988 بروز جمعہ)

(ماہنامہ سنی آواز جلد:۲شمارہ :۱۳ خصوصی نمبر رجب و شعبان ۱۴۱۰ھ:صفحہ11)

تصدیقات

۱ :- شہزادہ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا مفتی محی الدین احمد ہشام جعفری

مہتمم دارالعلوم حنفیہ جون پور یوپی

۲ :- حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب قادری شیخ الحدیث دارالعلوم

غریب نواز الہ آباد یوپی

۳ :- حضرت مولانا مفتی امان الرب صاحب ہزاری باغ بہار

فیصلۂ دوم: درصورت جواب

۹۲/۸۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج زیل مسئلہ میں کہ

۱: -ہمارے یہاں بھدرک ضلع بالا سور اڑیسہ میں ایک غیر عالم پیر ہیں جو خود کو اولاد غوث کہتے ہیں اور تعویذ گنڈے میں اس قدر ماہر ہیں کہ روزانہ سینکڑوں افراد کی لائن لگتی ہے جن میں عورت و مرد سبھی ہوتے ہیں لیکن عورت کی لائن الگ لگتی ہے عورتیں پیر صاحب کی قدم بوسی بھی کرتی رہتی ہیں۔

۲:ہمارے یہاں ایک دیہات ہے جہاں ایک بہت بڑے بزرگ کا مزار پاک ہے اور جہاں صرف ہندوؤں کی آبادی ہے دو ایک گھر مسلمانوں کے ہیں جو اس مزار کی مجاوری کرتے ہیں وہاں کوئی مسجد نہیں ہے ایک بار صاحب مزار کا عرس جمعہ کے دن پڑا۔ پیر صاحب موصوف نے اس دیہات میں اینٹ وغیرہ رکھ کر ممبر بنایا اور عارضی جمعہ قائم کی چند روز کے بعد پھر صاحب موصوف

سے ہمارے علاقے کے مفتی صاحب قبلہ نے ملاقات کی اور انہیں شرعی مسئلہ سے آگاہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ دیہات میں جمعہ کی نماز قائم کرنا جائز نہیں اور اس سے ظہر ساقط نہیں ہوتی اس پر پیر صاحب موصوف نے برہم ہو کر یہ جواب دیا کہ میں نے جو کیا ہے ٹھیک کیا ہے" ہم کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتے مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتوی دے کر انہیں دار پہ چڑھا دیا. میں صرف مجاہد ملت ، مفتی اعظم ہند کو مانتا ہوں کیا وہ قبر سے آکر فتویٰ دیں گے جہاں پر کسی بزرگ کا مزار ہو وہ دیہات نہیں بہت بڑا شہر ہے۔

۳: پیر صاحب موصوف ایک مسجد کے احاطہ میں قیام پذیر ہیں بسا اوقات مسجد کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھتے ہیں اور بذریعہ ٹیپ ریکارڈ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی کبھی قوال اور قوالہ کی مقابلہ والی کیسٹ پورے ساؤنڈ کے ساتھ سنتے ہیں۔

۴-: پیر صاحب موصوف نے مسجد کے احاطہ کے اندر مسجد ہی کمرہ میں ایک ٹی،وی(T.V) بھی نصب کر رکھا ہے۔

۵: پیر صاحب موصوف عورتوں کی طرح لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور حضرت گیسو دراز کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

٦: پیر صاحب موصوف کو علاقہ کے بھولے بھالے مسلمان ولی سمجھتے ہیں جس پر

تنقید کرتے ہوئے ایک بار ایک عالم دین نے فرمایا خلاف شرع کام کرنے والا ہرگز ولی نہیں ہو سکتااور اس کے تعویذ کے اثرات سفلی عمل کے نتیجے بھی ہو سکتے ہیں اس پر عوام الناس نے اپنی برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اس عالم دین سے سلام و کلام اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنی بند کر دی۔

۷: پیر صاحب موصوف اپنے لوگوں کو ان لوگوں کا بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو ان کے ہر قول و فعل پر صاد نہیں کرتے ہمارے علاقہ میں حضور مجاہد ملت کی قائم کردہ ایک تنظیم حبیبی سنی جماعت ہے جو علاقہ میں دین و سنیت کی تبلیغ کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے پیر صاحب موصوف کے ماننے والوں نے اس تنظیم کے پروگراموں کا بائیکاٹ کر دیا جس سے متاثر ہو کر تنظیم کے چند اہم عہدے داران گفت و شنید کے لیے پیر صاحب کی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے اندر اور ہماری تنظیم کے اندر وہ کیا کیا شرعی خامیاں ہیں جن کی وجہ سے ہمارا بائیکاٹ کیا گیا براہ کرم نشاندہی فرما دیں تاکہ ہم اپنی شرعی خامیوں کو درست کر لیں تو پیر صاحب نے انتہائی تلخ لب و لہجہ میں انہیں ڈانٹا پھٹکارا مگر موصوف شرعی خامی بتانے سے قاصر رہے دم اخیر ان عہدے داران نے الودائی مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تو پیر صاحب موصوف نے یہ کہہ کر مصافہ کرنے سے انکار کر دیا کہ "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے اور حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں اور تم جیسے کافروں

سے کیا قدم بوسی"۔

۸:ایک مزار کی تعمیر و توسیع کے وقت پیر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ مزار کی حاضری میں جتنا مردوں کا حق ہے اتنا ہی عورتوں کا حق ہے لہذا ان کی حاضری کے لیے بھی جگہ رکھی جائے۔

نوٹ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ اپنی حیات ظاہری میں پیر صاحب موصوف کو سلام و قدم بوسی کرتے تھے جبکہ اس وقت پیر صاحب موصوف کے صرف لمبے لمبے بال تھے اور دیگر غیر شرعی افعال کے مرتکب نہیں تھے اب پیر صاحب کے مریدین و معتقدین حضرت مجاہد ملت کے اس فعل کو اپنے لیے دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ حضرت نے تعظیم کیا ہے لہذا ہم بھی تعظیم کریں گےاب دریافت طلب امور یہ ہیں

ا:(الف) عورتوں کا بے پردہ لائن پہ کھڑا ہونا شرعًاکیسا ہے ؟ (ب) عورتوں کا پیر صاحب کی قدم بوسی کرنا شرعًادرست ہے یا نہیں؟

۹۲/۸۶ء

الجواب:

ا -: (الف) عورتوں پر پردہ فرض ہے لہذا انہیں بے پردہ لائن پہ کھڑا ہونا جائز

نہیں ہے بلکہ حرام بد کام بد انجام ہے عورتوں کو حکم ہے کہ گھروں میں رہیں قال تعالی و قرن فی بیوتکن الآیۃ لہذا انہیں جمعہ و جماعت اور محفل وعظ کی حاضری سے بھی شرعًا ممانعت ہوئی حالانکہ ان مواقع میں حاضری میں مصالح ومنافع دینی ہے مگر مفاسد پر نظر رکھتے ہوئے شرع نے اس سے منع فرمایا در مختار میں ہے ویکرہ حضورھن الجماعۃ ولو جمعۃ و عید و وعظ مطلقا علی المذھب المفتی بہ اشباہ میں ہے درء المفاسد اھم من جلب المصالح واللہ تعالی اعلم (ب) یہ بے پردگی سے زیادہ اشد و اخبث گناہ ہے کما فی الدر المختار وغیرہ واللہ تعالی اعلم

۲:(الف) مذکورہ دیہات میں جمعہ قائم کرنا از روئے شرع درست ہے؟

(ب) مفتی صاحب قبلہ اپنا فتوی بتانے میں حق بجانب ہیں یا نہیں؟

(ج) کیا اس دیہات میں جمعہ ادا کرنے والوں پر ظہر قضا کرنا واجب ہے؟

(د) پیر صاحب کا قول ہم کسی عالم و مفتی کو نہیں مانتے مفتیوں نے تو حضرت منصور کے خلاف فتوی دے کر انہیں دار پہ چڑھا دیا شرعًا کیسا ہے؟ اور کہنے والے پر حکم شرعی کیا عائد ہوتا ہے؟

(ہ) کیا دیہات کو کسی بزرگ کا مزار واقع ہونے کے سبب سے شرعًا شہر سمجھا

جا سکتا ہے اگر ایسا نہیں تو کہنے والے پر حکم شرعی کیا عائد ہوگا؟

جواب ۲ : (الف) نہیں اور تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ بہار شریعت دیکھیں **واللہ تعالی اعلم** (ب) مفتی صاحب کا فتوی اور ارشاد، حق و صواب ہے **واللہ تعالی اعلم** (ج) بیشک دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے جو بنام جمعہ دو رکعت پڑھ لینے سے ساقط نہیں ہوگا حدیث میں ہے: "**لا جمعة و لا فطر و لا اضحی و لا تشریق الا فی مصر جامع**" جمعہ اور عید فطر و اضحی اور تکبیر تشریق شہر جامع کے سوا کہیں نہیں **واللہ تعالی اعلم** (د) بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف کسی گناہ کی نسبت جائز نہیں ہے احیاء العلوم پھر شرح فقہ اکبر میں ہے: "**لا یجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق**". اگر شرعی طور پر یہ امر مسئول عنہ کے متعلق ثابت ہے تو سخت ملزم ہے اور اس نے بہت سخت کلمہ بولا اور علمائے دین کی سخت توہین کی لہذا اس پر توبہ لازم ہے، **واللہ تعالی اعلم** اور تجدید ایمان بھی کرے اشباہ میں ہے **الاستهزاء بالعلم و العلماء کفر** (ہ) نہیں کہنے والے نے غلط کہا اس پر توبہ لازم ہے کہ بے علم فتوی دینا حرام ہے، **واللہ تعالی اعلم**

۳ : مزامیر کے ساتھ قوالی سننا درآں حالیکہ قوالی کی آواز مسجد سے ٹکرا رہی

ہو خصوصا مسجد کی باؤنڈری میں قوال اور قوالہ کی چھیڑ خوانی والی آواز کو ٹیپ سے سننا شرعا کیسا ہے؟

جواب ۳ : حرام بد کام بد انجام ہے، **واللہ تعالی اعلم**

۴ : مسجد کے کمرہ میں ٹی وی((T.V نصب کرنا شرعا درست ہے یا نہیں؟

جواب ۴:ٹی وی بدترین آلہ لہو ہے اسے مسجد کے کمرہ میں نصب کرنا اور زیادہ مذموم ہے،**واللہ تعالی اعلم**

۵ : (الف) عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنا شرعا کیسا ہے(ب) کیا حضرت گیسو دراز نے عورتوں جیسا بال رکھا تھا اگر نہیں تو حضرت گیسو دراز کو اپنے اس فعل پر دلیل بنانا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب (الف) حرام ہے کہ عورتوں کے ساتھ تشبہ شرعًا ممنوع و گناہ ہے اور حدیث میں عورتوں سے مشابہت کرنے پر لعنت وارد ہوئی ہے جس طرح مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے **واللہ تعالی اعلم**

(ب) نہیں اور اس پر ان کو دلیل بنانا درست نہیں **واللہ تعالی اعلم۔**

۶ : پیر صاحب موصوف پر عالم دین کی تنقید مذکور شرعًا درست ہے یا نہیں؟

جواب ۶ : درست ہے **واللہ تعالی اعلم۔**

۷:(الف) سبب مذکور کی بنیاد پر کسی سنی تنظیم کا بائیکاٹ کرنا اور بائیکاٹ کی ترغیب دینا شرعًا کیسا ہے؟ (ب) حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر کہنے والوں پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے؟

جواب ۷:(الف) ناجائز و حرام ہے واللہ تعالی اعلم (ب) حدیث میں ہے:"ایما مسلم قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما ان کان کما قال و الا حارت علیہ". جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائے گا فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار ہوا مگر کافر نہ ہوگا اور اگر مسلم کو کافر جان کر بے وجہ مکفر نے یہ لفظ کہا تو قطعا کفر ہے بہر حال بر تقدیر صدق سوال و ثبوت مقال قائل پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے در مختار میں ہے:"وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار و التوبۃ و تجدید النکاح" واللہ تعالی اعلم۔

۸ : (الف) مزار پر عورتوں کی حاضری اور ان کے لیے جگہ کا تعین کیسا ہے؟

(ب) کیا مزار کی حاضری میں جتنا حق مردوں کا ہے اتنا ہی حق عورتوں کا بھی ہے؟ جواب ۸ : (الف) ناجائز و حرام ہے اور جزیہ اوپر گزرا اور وہیں آیت کریمہ بھی درج ہوئی اور تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ جلد ۴ دیکھیں واللہ تعالی اعلم۔ (ب) نہیں واللہ تعالی اعلم۔

۹ : ایسے پیر کی تعظیم وغیرہ کے لیے سیدی مجاہد ملت کو دلیل بنانا کیسا ہے؟

جواب ۹: ناجائز واللہ تعالی اعلم۔

۱۰ : (الف) مذکورہ بالا اوصاف کے حامل پیر سے مرید ہونا کیسا ہے(ب) ان کی اقتدا میں کیا نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ (ج) جو لوگ مرید ہو چکے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟ (د) اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتدا میں پڑھی گئیں ان نمازوں کے لیے حکم شرعی کیا ہے؟فقط بینوا وتوجروا۔

المستفتیان

حاجی لقمان ، حاجی عبدالستار حبیبی ، حاجی عثمان غنی حبیبی، حاجی سلیم حبیبی ، حاجی عثمان علی حبیبی ، لیاقت علی حبیبی وغیرہم۔

جواب -:۱۰ (الف) (ب) ناجائز ہے اور انہیں امام بنانا حلال نہیں، واللہ تعالی اعلم (ج) ان کی بیعت فسق ہو گئی وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو

سکتے ہیں واللہ تعالی اعلم (د) دہرائی جائیں ، واللہ تعالی اعلم

دستخط مع مہر (فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ)

(15ذی الحجہ 1408 ہجری بروز جمعہ،مطابق 29 جولائی 1988،سنی آواز:صفحہ نمبر 24)

مشاہیر علماء اہل سنت کی تصدیقات:

ا : فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول براؤں شریف یوپی

باسمہ تعالی و الصلوۃ والسلام علی رسولہ الاعلی

خدائے عزوجل اولیاء اللہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے "والذین امنوا و کانوا یتقون " یعنی ولی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کیے(پ۱۱ع۱۲) اور ارشاد فرماتا ہے" ان اولیاہ الا المتقون " یعنی اللہ کے ولی صرف متقی لوگ ہیں(پ۹ع۱۸) لہذا شخص مذکور کے بارے میں جتنی باتیں استفتاء میں لکھی گئی ہیں اگر واقعی یہ ساری باتیں اس کے اندر پائی جاتی ہیں تو وہ متقی نہیں ہے اور جب وہ متقی نہیں ہے تو اللہ کا ولی بھی نہیں ہے بلکہ شیطان کا ولی اور اس کا دوست ہے کہ اپنے قول و فعل سے شریعت کو بھی

مسخ کر رہا ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے دور رہیں اور سختی کے ساتھ اس کا بائیکاٹ کریں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو سخت گنہ گار ہوں گے اللہ تعالی فرماتا ہے وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّكَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ(پ۷ع۱۴) **حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب** کے جوابات صحیح ہیں واللہ تعالی اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب

کتبہ (دستخط مع مہر) جلال الدین احمد امجدی

۲ : جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن صاحب مضطر مدیر عام الادارۃ الاسلامیہ کشن گنج پورنیہ بہار

صح الجواب وھو تعالی اعلم (دستخط مع مہر)

۳ : حضرت علامہ مفتی محمد منصور صاحب رضوی امجدی دارالعلوم امجدیہ ناگپور مہاراشٹر

۷۸۶

سوالات میں جو الزامات درج ہیں اگر وہ شخص واقعی اس کا مرتکب ہے تو دین میں بہت بڑا فتنہ ہے وہ شخص اگر حسب شرع توبہ نہ کرے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے تعلقات منقطع کر لیں جو مرید تھے وہ اس کی بیعت

سے الگ ہو جائیں کسی سنی صحیح العقیدہ متشرع عالم دین پیر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں اور یہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ شخص لوگوں کو جہنم کی طرف گھسیٹ رہا ہے، واللہ تعالی اعلم۔دستخط مع مہر (محمد منصور رضوی امجدی غفرلہ)

۴ : افقہ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب مفتی اعظم مہاراشٹر

الجواب صحیح دستخط مع مہر (غلام محمد خاں غفرلہ)

۵ : خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالرب صاحب حبیبی امیر کل ہند تحریک خاکساران حق مراد آباد (یوپی)

۶ : اشرف العلماء حضرت علامہ محمد مجیب اشرف صاحب دارالعلوم امجدیہ ناگپور

جواب صحیح ہے (دستخط مع مہر)

۷ : حضرت مولانا مفتی محمد یامین صاحب مفتی جامعہ حمیدیہ بنارس

الجواب ھو الجواب والمجیب ھو مصیب واللہ تعالی اعلم بالصدق و الصواب واقعی سیدی مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ ازہری میاں قبلہ مد ظلہ کا فتوی دافع طغوی مشتمل بر حق و رہنمائے حق و عین حق و احق بالقبول ہے ہر مسلمان کے لیے واجب التسلیم ہے کہ بے شرع پیر ہرگز ہرگز بیعت و ارشاد کے لائق نہیں اس سے مرید ہونا تو کجا ؟ عند الشرع اسکا بائیکاٹ لازم ہے

دستخط (محمد یامین مرادآبادی)

۸:حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب بلرام پوری شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز الہ آباد (یوپی)

۷۸۶ الجواب صحیح و المجیب نجیح و اللہ تعالی اعلم دستخط محمد رحمت اللہ قادری

۹:شہزادۂ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا محی الدین احمد ہشام جعفری صاحب متہم دار العلوم حنفیہ جون پور (یوپی)

بحمدہ فقیر نے استفتا اور جواب استفتا من اولہ الی آخرہ بغور پڑھا حضرت مفتی صاحب قبلہ نے شافی جواب تحریر فرمایا ہے مسلمانوں کو ایسے جاہل شخص سے بلا تاخیر اجتناب کرنا ضروری و لازم ہے بزرگوں کا مسلم قول ہے "اعرفوا الرجال بالحق لا الحق بالرجال" حق کتاب اللہ جل جلالہ اور کتاب رسول علیہ السلام سے واضح بلکہ اوضح ہے اور ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد عورت پر انہی دونوں کی پیروی لازم ہے واللہ تعالی اعلم و علمہ احکم دستخط مع مہر

(فقیر محی الدین احمد ہشام)

۱۰:حضرت مولانا مفتی محمد عزیز حسن رضوی مفتی دارالعلوم منظر اسلام بریلی

شریف ان الحق و الصواب صادر شیخنا المفتی الاعظم بالھند فی الاجوبة

دستخط مع مہر (محمد عزیز حسن رضوی عفی عنہ)

۱۱:حضرت مولانا صدیق عالم صاحب استاذ جامعہ فاروقیہ بنارس

الجواب صحیح دستخط (محمد صدیق عالم)

۱۲:حضرت مولانا مفتی محمد ایوب مظہر صاحب شیخ الحدیث تنظیم المسلمین بائسی پورنیہ بہار الجواب صحیح (دستخط)

۱۳:حضرت مولانا مفتی قاضی شہید عالم صاحب مفتی مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں یوپی الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم۔

دستخط (قاضی شہید عالم)

فیصلۂ سوم: درصورت تصدیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ زید جو بے علم پیر اور صوفی ہے عورتوں جیسا لمبا بال بھی رکھتا ہے عورتوں کی جھرمٹ میں رہتا ہے کوئی عالم کوئی مفتی کو نہیں مانتا مسائل شرعیہ میں من مانی مداخلت کرتا ہے اسی نے ایک موقع پر حضور مجاہد ملت کی قائم کردہ تنظیم حبیبی سنی جماعت کے چند عہدہ داران کو کہا "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں

مانتے حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں" اس پر حبیبی سنی جماعت بالیسر کے صدر نے ایک خط رجسٹری ڈاک سے اس مضمون کا زید موصوف کے پاس روانہ کیا آپ نے حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر کہا ہے آپ ہمیں ہمارے کفر سے مطلع کیجئے تاکہ ہم توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح کر سکیں اور اگر خدا نہ خواستہ ایک ہفتہ تک آپ کا کوئی جواب نہیں آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوں گے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ قائم رہے گا اس خط کو زید موصوف نے وصول بھی کیا لیکن سوا مہینہ تک جب اس کا کوئی جواب نہیں آیا تو حبیبی سنی جماعت کے لوگوں نے بریلی شریف سے فتوی منگوا لیا سب سے پہلے اس فتوی کی زراکس کاپی زید موصوف کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجی گئی لیکن موصوف نے لینے سے انکار کر دیا چونکہ زید پر جو شرعی احکام وارد ہوئے وہ عوام سے متعلق تھے اس لیے اطلاع عام کے لیے مختلف مساجد اور انجمنوں کے نام وہ فتوی بھیج دیا گیا دریں اثنا کئی بار شہر بالاسور میں موصوف کا نزول بھی ہوا انہوں نے تقریریں بھی کیں جب لوگوں نے اس سلسلے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے یہ کہ کر ٹال دیا اس معاملہ میں خاموش رہو جو کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے اور کبھی بھی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے حبیبی سنی جماعت والوں کو کافر نہیں کہا ہے چنانچہ علامہ ازہری و دیگر مفتیان کرام کو دو روزہ جلسہ کے لیے مدعو کیا گیا

علمائے کرام نے بے علم صوفی اور پیر کے سلسلے میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں کافی حد تک وضاحت فرما دی اس کے بعد کچھ عوامی دباؤ پڑا تو زید موصوف کی طرف سے یہ رقعہ عوام میں بانٹا گیا ہم نے حبیبی سنی جماعت کو کافر نہیں کہا بلکہ ہم نے یہ کہا ہے کہ حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتا اب دریافت طلب امور یہ ہیں:

ا : کیا صورت مسئولہ میں حبیبی سنی جماعت کے دو عہدہ داروں کا دعوی جو چند عادل گواہوں سے ثابت ہے اسے تسلیم کیا جائے گا یا زید کا اس حال میں انکار قابل اعتبار ہوگا واضح رہے کہ مدعیان اور گوہاں سبھی متشرع اور اکثر حجاج کرام ہیں۔

۲ : عمر کہتا ہے زید موصوف کا اس مسئلہ میں مستقل خاموش رہنا اور بعد میں انکار کرنا ہرگز شرعا قبول نہیں کیاجا سکتا جبکہ زید فاسق معلن ہے اور مدعیان متشرع اور مدعیوں نے خانقاہ امجھر کے سجادہ نشیں سید جلال الدین ابدال قادری کی موجودگی میں حلفاً اپنی زبان بندی بھی دی ہے جسے قلم بند بھی کیا گیا ہے جیسا کہ استفتا میں درج ہے عمر یہ بھی کہتا ہے کہ زید نے حلفاً انکار نہیں کیا اور اگر حلفاً بھی انکار کرتا تو بھی شرعًا قابل اعتبار نہ ہوتا اس لیے کہ البینۃ علی المدعی و الیمین علی من انکر .کیا عمر کا یہ کہنا شرعًا درست ہے کیا زید

کے مذکورہ بیان سے جو کہ طویل خاموشی تقریبا چھ ماہ کے بعد شائع ہوا حبیبی سنی جماعت والوں پر کوئی حکم شرعی عائد ہوگا؟

۳ : ایسی حالت میں زید سے مرید ہونا اس کی اقتدا میں نمازیں پڑھنی اور اس کی تعظیم و تکریم کرنا شرعا کیا حکم رکھتا ہے اور جو لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں ان کا کیا ہوگا نیز یہ بتلائیں کہ اگر زید سید فاسق معلن ہو تو اس کی تعظیم کی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر سید معاذ اللہ گمراہ یا کافر فقہی ہو جائے تو پھر بھی کیا اس کی تعظیم واجب ہے **فقط والسلام بینوا وتوجروا۔**

شیخ لیاقت علی حبیبی، محمد شمس الدین رضوی۔

۸۶/۹۲ھ

الجواب: کسی سنی صحیح الایمان مسلمان کو اعتقاداً کافر کہنا خود کافر ہونا ہے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" **ایما امری قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما فان کان کما قال و الا رجعت علیہ** "جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اس قائل پر پلٹ آئے گی در مختار میں ہے **عذر الشاتم بیا کافر و ھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم و الا لا** بہ شامی وغیرہ میں

ہے لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفر۔اب اگر زید انکار کر رہا ہے تو یہ انکار مسموع ہوگا کہ اسے توبہ قرار دے دیا جائے گا اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی یہ انکار صرف قتل سے بچا لے گا باقی احکام ارتداد کے جاری ہوں گے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی جو کچھ اعمال کئے سب اکارت ہو جائیں گے در مختار ص۳۲۱ میں ہے شهدوا علی مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة و رجوع یعنی فيمتنع القتل فقط و يثبت بقية احكام المرتد كحبط عمل و بطلان وقف و بينونة زوجة اس کا انکار بمنزلۂ توبہ ہے گواہان عادل کی تکذیب نہیں اس حال میں اس کی اقتدا کرنا تعظیم و تکریم بجا لانا درست نہ ہوگا اور مریدین فسخ بیعت کر کے کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہو جائیں۔واللہ تعالی اعلم

کتبہ دستخط (عزیز احسن رضوی عفی عنہ)

مہر دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف۔(28 محرم الحرام 1409 ہجری بروز سنیچر، مطابق 10 ستمبر 1988ہجری کے بعد) (سنی آواز:صفحہ نمبر 18)

تصدیقات:

۱ : صح الجواب واللہ تعالی اعلم دستخط (فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ)

بریلی شریف مع مہر

۲ : الجواب صحیح و صواب دستخط (محمد زین العابدین غفرلہ)

مفتی و صدر مدرس دارالعلوم حنفیہ شہر جون پور (یوپی)

۳ : ما اجاب فقد اصاب دستخط (ثناء المصطفی امجدی) صدر قاضی ادارہ شرعیہ مغربی بنگال کلکتہ

فیصلۂ چہارم: درصورت تصدیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ زید جو غیر عالم ہے جمعہ کی ایک تقریر میں معراج شریف کے عنوان پر تقریر کیا ان کے الفاظ یہ ہیں "حضور معراج شریف سے تشریف لائے اور وہاں سے ایک کھلونا بھی آگیا اور تم لوگ اسے پانچ ٹائم کھیلتے بھی نہیں" - واضح رہے کہ یہاں نماز کو کھلونا کہا گیا ہے -دریافت طلب امر یہ ہے کہ نماز کو کھلونا کہنا شرعا کیا حکم رکھتا ہے؟۲: ان کی تقریر میں یہ بھی کہا گیا ہے معراج شریف سے تشریف لانے کے بعد حضور نے سب سے پہلے حضرت علی کو بیعت فرمایا اور

کہا اے علی تمہارے لیے یہ مٹھائی ہے اسے کھاؤ اور بانٹو - واضح رہے کہ یہ مٹھائی بھی نماز متعلق ہے - تو سوال یہ ہے کہ نماز کو مٹھائی کیا اس کی تخفیف نہیں ہے اور شرعا کس حکم کا حامل ہے؟۳: اسی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نماز معراج المومنین ہے شب معراج سے پہلے نماز کنواری تھی معراج کی رات اس کی شادی ہو گئی- اب سوال یہ ہے کہ ایسا کہنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟۴: اسی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ "حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے دیکھنا ہو تو گلاب کو دیکھو" - اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کوئی حدیث ایسی ہے ؟ ورنہ زید اپنے جس جملے کو حدیث کہتا ہے شریعت میں یہ کس حکم کا حامل ہے؟۵. اسی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے "اللہ تعالی فرماتا ہے محمد کسی کا باپ نہیں کسی کا بیٹا نہیں" - ایسا کہنا شریعت میں کیا ہے ؟٦: زید اعلانیہ طور پر فوٹو کھنچواتا ہے - فوٹو کھنچوانے پر شریعت کا کیا حکم ہے ؟ قران شریف و احادیث کی کتابوں کے حوالے سے جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا - نیز دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے ادمی سے بیعت ہونا اور بیعت پر برقرار رہنا شرعا جائز ہے یا نہیں ؟المستفتی: **(شیخ لیاقت علی حبیبی۔ محمد شمس الدین رضوی)**

مؤرخہ۔۶.۱۰.۸۸ء

الجواب:- سوال اول،دوم اور سوم میں زید کے اقوال باطلہ مخترعہ سے نماز کی کھلی توہین و تحقیر اور استہزءو تمسخر ہے- زید پر تجدید ایمان فرض ہے اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی فرض ہے - اور جب تک تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کر لے تمام مسلمان اس سے ترک تعلق رکھیں۔ واللہ تعالی اعلم۔

۴:حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صریح کذب و افتراء ہے صرف مفتری و کذاب میں داخل ہے۔ واللہ تعالی اعلم

۵ : یہ قول بھی مردود و باطل و کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶:تصویر کشی ناجائز وہ حرام ہے۔واللہ تعالی اعلم ۔اگر فی الواقع یہ سب اقوال وہ افعال مذکورہ خبیثہ مردودہ زید کے ہی ہیں تو مریدین پر فسخ بیعت لازم وواجب اور اس سے مسلمانوں کا برتاؤ رکھنا جائز نہیں اور جب تک وہ توبہ و تجدید ایمان نہ کرے اس پر احکام مرتد--------کتبہ دستخط :- **(عزیز احسن رضوی حنفی عنہ)مع مہر ۔دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف ۔**

تصدیقات:

۱: حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب قبلہ بریلی شریف مع مہر۔

۲ : حضرت مولانا مفتی ثناء المصطفےصاحب امجدی ہوڑہ۔

۳:حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب دارالعلوم حنفیہ جون پور مع مہر دار الافتاء

(24 صفر المظفر 1409 ہجری بروز جمعرات، مطابق 6 اکتوبر 1988 عیسوی)

(سنی آواز:صفحہ نمبر 47)

فیصلۂ پنجم:درصورت تصدیق

سوال -: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل پر کہ۔ زید نے زبان سے مندرجہ ذیل باتیں کہیں اور تحریری طور پر بھی لکھ کر دیا ہے کہ۔ حافظ افضل حسین اور حافظ الیاس کے سامنے ایک مسئلہ کی وضاحت کر رہا تھا کہ اس درمیان سیدی استاذی حضرت مجاہد ملت علیہ رحمہ کے ایک مخصوص فعل کو بطور دلیل پیش کیا گیا تو میری زبان سے یہ جملہ صادر ہوا کہ میں حضرت مجاہد ملت کے اقوال کو مانتا ہوں اور وہ افعال جو شریعت مطہرہ کے متعارض ہوں نہیں مانتا بر بناء"لا طاعة المخلوق فی معصیة الخالق" **دستخط -: (سید محمد عبدالقدوس غفرلہ) مرزا پور، بھدرک، ضلع بالیسر**۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ا -: کیا ایسا کہنا حضور مجاہد ملت کی توہین ہے؟۲:- کیا ایسا کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے؟۳:-کیا ان سے سلام کلام ناجائز

ہے؟المستفتی: عثمان علی حبیبی۔ بالیسر۔ اڑیسہ

الجواب-: بر تقدیر صدق مستفتی زید نے اگر صرف وہی بات کہیں جو سوال میں تحریر ہیں تو اس میں نہ مجاہد ملت رحمت اللہ علیہ کی توہین ہے- نہ شریعت کی مخالفت - صرف اتنا کہنے پر اس کا سوشل بائیکاٹ یا امامت سے علیحدہ کرنا ضرور ظلم ہے- زید نے وہی کہا جو شریعت کا حکم ہے-اور حضور مجاہد ملت رحمت اللہ علیہ کے بھی آقا و مولا حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔"لا طاعة المخلوق فی معصیة الخالق" خلاف شرع بات میں کسی کی پیروی نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

دستخط:-(عبدالمنان اعظمی)شمس العلوم،گوسی،اعظم گڑھ

جواب و تصدیقات:

۱:بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنال صاحب اعظمی (صدر دارالافتا مدرسہ شمس العلوم گھوسی اعظم گڑھ یوپی)

۲:جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری۔ (خانقاہ رضویہ بریلی شریف. یوپی)مع مہر

۳:حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رضوی۔(نائب مفتی جامعہ اشرفیہ

مبارک پور ۔ اعظم گڑھ ۔ یو.پی) مع مہر

۴:حضرت مولانا مفتی محمد حبیب اللہ خان صاحب۔(صدر دارالافتاءجامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔ اعظم گڑھ،یو پی) مع مہر

۵:حضرت مولانا مفتی محمد زین العابدین صاحب (صدر دارالافتاء دارالعلوم حنفیہ شہر جونپور،یو پی)مع مہر

۶:حضرت مولانا مفتی محمد یامن صاحب رضوی مراد ابادی (صدر دارالافتاء جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس،یو پی)

.۷ شہزادہ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا محی الدین احمد ہشام صاحب جعفری متہم دارالعلوم حنفیہ جون پور،یو پی)مع مہر ۔

۸:حضرت مولانا مفتی محمد صدیق عالم صاحب(استاذ جامعہ فاروقیہ، بنارس)

۹:خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین حبیبی صاحب (مفتی شہر الہ آباد،یو پی)

۱۰:حضرت مولانا مولانا قاضی شہید عالم صاحب (صدر دارالافتاء مدرسہ عالیہ قادریہ شہر بدایوں،یو پی)

۱۱:حضرت مولانا مفتی محمد اعظم صاحب (صدر مفتی رضوی دارالافتاء بریلی

شریف)

(23ربیع الاول 1409 ہجری بروز جمعہ،مطابق 4 نومبر 1988 عیسوی) (سنی آواز:صفحہ نمبر50)

فیصلۂ ششم: درصورت جواب

نحمدُہٗ ونصلّی ونسلّم عَلٰی رسُوْلِہِ الکریم وآلہ وصحبہ الکرام اجمعین

میں نے جناب نسیم اختر صاحب بہاری عرف سرکار مقیم حال شیخ شاہی مسجد بھدرک ضلع بالا سور اڑیسہ کے متعلق بہت سے عوام وعلماء کے بیانات سنے، تحریریں دیکھیں، استفتے اور مفتیان کرام کے فتووں کا مطالعہ کیا۔ شمس العلماء حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب الہ آبادی حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز الہ آباد اور حضرت مولانا قاری سید مقبول حسین مفتی شہر الہ آباد جیسے مقتدر علماء کی ان سے۔۔۔۔ براہ راست ملاقات کی کوشش پھر اس میں ناکامی قاری سید مقبول حسین حبیبی کا ان کے نام رجسٹرڈ خط روانہ کرنا اس میں ڈاک خانہ کی طرف سے refused لکھ کر واپس آجانا اور پھر ان کے نام "کھلا خط" کی اشاعت اور ان حضرات کی طرف سے ان سب کی رپورٹ پڑھنے کے بعد فقہائے کرام کے طور پر ظن غالب ملتحق بالیقین ہو جاتا ہے کہ شخص مذکور دین سے نابلد، شریعت و

طریقت سے ناواقف،فسق و فجور میں مبتلا،علماء ملت کا گستاخ ، اور اللہ ورسو ل جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نہایت جری، بے باک بلکہ گمراہ و گمراہ گر ہے بلکہ اس کے بعض اقوال تو فقہاء کے طور معاذ اللہ کفر کی حدوں کو چھو رہے ہیں اس لیے اس پر لازم ہے کہ توبہ، تجدید ایمان وغیرہ کے بعد راہ شریعت پر گامزن ہو جائے۔ در مختار میں ہے: و ما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار و التوبة و تجدید النکاح ۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو تمام مسلمانان اہل سنت پر لازم ہے کہ وہ حسب استطاعت اسے اس کے لیے مجبور کریں قرآن کریم میں ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔حدیث پاک میں ہے : من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذالک أضعف الایمان۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ۔۔۔۔۔۔ اس سے دور و نفور رہیں،اس کا شرعی بائیکاٹ کریں۔۔۔۔۔ قرآن کریم میں ہے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔تفسیرات احمدیہ میں اس کے تحت فرمایا: الظّٰلِمِیْنَ یعم الکافر و الفاسق والمبتدع و القعود مع کلهم ممتنع۔اس کی خلافت فسق ہو گئی ہے اس کو مقتدا سمجھنا اور پیر بنانا جائز نہیں۔ پیر ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں چنانچہ فتاویٰ افریقہ

سیدنا اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان میں ہے : پہلی شرط یہ ہے کہ شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچا ہو دوسری شرط یہ ہے کہ شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو ، بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۔تیسری شرط یہ ہے کہ عالم ہو ۔ اقول علم فقہ کہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی ہو اور لازم کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف ، کفر واسلام ، ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا **فمن لم یعرف الشر فیوشًا یقع فیه** چوتھی شرط یہ ہے کہ فاسق معلن نہ ہو الخ ملتقطاً اور ظاہر ہے کہ جناب نسیم اختر صاحب ان چار شرطوں کے حامل نہیں ہیں اسی طرح ان کو ولی و بزرگ کہنا بھی غلط ہے **الیواقیت والجواهر** میں ہے **اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لاتخطی الشریعة ابدا فهم محفوظون من مخالفة الشریعة** ۔ یقین کرو کہ اولیاءمرشدین کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتیں وہ مخالفت شرع سے محفوظ ہیں اگرچہ ان سے خرق عادات کا ظہور ہو رہا ہو کیونکہ ہر خرق عادت کرامت نہیں ہوتا استدراج بھی ہوتا ہے جس کے لیے مسلمان ہونا بھی ضروری نہیں۔ حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں **من ظهر له و علی یده من المخترقات وهو علی**

غیر الالتزام باحکام الشریعة نعتقد انه زندیق و ان الذی ظھر له مکر و استدراج۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جس شخص کے ذریعہ خرق عادات ظاہر ہوں اگر وہ شریعت کے احکام کو لازم نہیں جانتا تو وہ زندیق ہے اور وہ خرق عادت مکر و استدراج ہے۔یوں ہی اس کو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔فتح القدیر میں ہے"لا یجوز الصلاۃ خلف اھل الاھواء"۔مجاہد ملت علیہ الرحمہ بلا شبہ اہل سنت و جماعت کے زبردست عالم و قائد برگزیدہ ولی تھے انہوں نے جس وقت اس شخص سے ادب و احترام کا تعلق روا رکھا تھا اس وقت اس شخص کے یہ اقوال و افعال ظاہر نہ ہوئے تھے اب جب کہ اس شخص کے گمراہ کن اقوال و افعال ظاہر ہو چکے ہیں تو حضور مجاہد ملت کے اس طرز ادب کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی آج اس شخص کے ساتھ وہی ادب و احترام ملحوظ رکھا نہیں جا سکتا کہ وہ پہلے گمراہ و گمراہ گر نہ ہوا تھا، اب اس کا یہ حال ظاہر ہوا ۔

حضور مجاہد ملت جس مقدس ہستی کا کلمہ پڑھ کر مسلمان تھے اور جس کی شریعت پر ثابت قدم رہ کر عرفان و آگہی کے بلند مقام پر فائز تھے خود اس رسول علیہ السلام کے قول و فعل میں تعارض ہو تو اس فعل کو ہزار بار صحیح ماننے کے باوجود اس فعل پر عمل جائز نہ ہوگا اس لیے حضرت مولانا مفتی سید

عبدالقدوس صاحب مدظلہ کا یہ فرمانا یقینا بجا ہے کہ" میں حضور مجاہد ملت کے اقوال کو مانتا ہوں اور وہ افعال جو شریعت مطہرہ کے متعارض ہوں وہ قابل عمل نہیں"

حضرت مجاہد ملت نے ان کا احترام ضرور کیا تھا لیکن دوسروں کو اس کا حکم دے کر پابند نہیں فرمایا تھا لیکن اگر دوسروں کو یہ حکم دیا بھی ہوتا تو آپ کا یہ حکم قول صوری ہوتا اور اس شخص کے یہ حالات ظاہر ہونے کے بعد اس کا شرعی بائیکاٹ کرنا قول ضروری ہے اور قول صوری و قول ضروری میں اختلاف کے وقت قول ضروری پر عمل لازم اور یہ قائل کا اتباع کرنا ہے اور قول صوری پر عمل ناجائز اور قائل کی مخالفت ہے فتاوی رضویہ میں ہے : القول قولان صوری و ضروری و رُبّما یخالف الحکم الضروری الحکم الصّوری وحٍ یقضی عَلیه الضروری حتی ان الأخذ بالصوری یعد مخالفة للقائل والعدول عنه الیٰ الضروری موافقة و اتباعاً له۔ تو اس شخص کے شرعی بائیکاٹ میں مجاہد ملت کا شرعی اتباع اور ان کی پیروی ہے اور اس کے ادب و احترام میں مجاہد ملت کی مخالفت اور ان سے دشمنی ہے آج اگر حضور مجاہد حیات ظاہری میں ہوتے تو بلا شبہ وہ بھی ان باتوں کے سبب اس شخص کا شرعی کاٹ کرتے۔ عقیدۂ اہل سنت کے مطابق اولیاء کرام بعد وصال بھی زندہ

ہیں شریعت کے فروغ سےخوش اور اس کی پامالی سے رنجیدہ ہوتے ہیں تو یقینا مجاہد ملت کی روح اپنے مزار میں ان مریدین و متوسلین سے خوش ہے جو اس کا شرعی محاسبہ کر رہے ہیں اور ان سے رنجیدہ ہے جو شریعت حقہ کے پامالی میں کسی طرح اس شخص کی مددگار ہیں۔

علماء اسلام شریعت کے امین اور انبیاء کے وارث ہیں۔ان کی تعظیم و تکریم نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور علامت ایمان ہے اور ان کی توہین نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین ہے، جو موجب کفر و ہلاکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے"ثلثة لا یستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذوالشیبة فی الاسلام و ذو العلم و امام مقسط"۔ تین شخصوں کے حق کو کوئی کھلا منا فق ہی ہلکا سمجھے گا جن میں سے ایک عالم دین ہے۔ دوسری حدیث میں ہے"لا یبغی علی الناس الا ولد بغی و الامن فیه عرق۔ حضرت امام غزالی فرماتے ہیں سئل ابن المبارک من الناس فقال العلماء "۔ یعنی لوگوں پر وہی زیادتی کرے گا جو ولد الزنا ہو یا زنا کی اس میں کوئی رگ ہو۔ امام غزالی کا ارشاد ہے کہ ابن مبارک سے سوال ہوا کہ ناس(لوگوں) سے کون مراد ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ علماء ہیں۔یہاں سے ظاہر ہوا کہ علمائے کرام کی توہین و تحقیر جو اس شخص اور اس کے ہم نواؤں کی

نوک زبان پر ہے ہلکی بات نہیں بلکہ غیرت گر ایمان ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص اور اس کے ہم نواؤں سے دور و نفور رہیں تاکہ یہ لوگ احکام شرع کی تعمیل پر مجبور ہوں۔ مولائے کریم ہدایت بخشے اور اتباع شریعت کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وھو المعین

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ

۳۰ صفر ۱۴۱۰ ھ

مع مہر دارالافتاء

(30 صفرالمظفر 1410 ہجری،مطابق 1اکتوبر 1989عیسوی بروز اتوار) (سنی آواز:صفحہ نمبر 79 تا 85)

فیصلۂ ہفتم: درصورت جواب

مسئلہ: 337

علماء کی توہین پر توبہ و تجدید ایمان لازم اور عرب و عراق کو گندی جگہ کہنے

والے پر بھی!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان عظام ذیل کے مسئلے میں کہ:

(۱) زید حاجی ہے اس کے گھر ویڈیو اور ٹی-وی ہے۔جبکہ وہ خود دیکھتا ہے اور گھر والوں کو بھی دکھوا تاہے۔ زید جبکہ سید نسیم اختر عرف نسیم سرکار کا قریبی چاہنے والا ہے اور سید نسیم اختر کو اپنا پیر مانتا ہے اور وہ پیر زید کے گھر آتے ہیں ایک دن بکر نے کہا کہ نسیم اختر عرف نسیم سرکار کے اوپر یعنی اقوال پر علمائے کرام مفتیان عظام نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے لہذا سید نسیم اختر عرف نسیم سرکار سے الگ رہنا چاہیے بس کیا تھا زید حالت غصہ میں کمیٹی والوں سے کہنے لگا کہ جو بھی علماء کرام ہمارے سرکار نسیم اختر کے اوپر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں وہ سب کے سب مردود ہیں اس وقت یہ علماء کرام مرگئے تھے جس وقت حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ سید نسیم اختر کی قدم بوسی کرتے تھے لہذا زید پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟مدلل جواب سے نوازیں۔ کرم ہوگا۔

(۲) بکر سید نسیم اختر عرف نسیم سرکار کو نہیں مانتا آیا بکر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور بکر سے سلام و کلام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ جو لوگ بکر سے سلام و کلام اور بکر کی اقتدا میں نماز پڑھنا ناجائز کہتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے نوازیں۔

(۳) ایک امام صاحب کا کہنا ہے کہ عرب و عراق اتنی گندی جگہ ہے اس جیسا اور کہیں نہیں اور ہندوستان اتنی پاک جگہ ہے اس جیسا اور کہیں نہیں۔ لہذا ازروئے شرع ایسے امام صاحب کے اوپر کیا حکم ہے۔

المستفتی :عبدالقدیر رضوی

مقام و پوسٹ ودھیا دھر پور، وایا باستہ ،ضلع بالاسور، اڈیسہ

الجواب:

(۱)سید نسیم اختر صاحب عرف نسیم سرکار کے متعلق علماء کا متفقہ فیصلہ چھپ چکا ہے اس کی طرف رجوع کیجئے اور علماء کرام کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے۔ اس شخص پر لازم ہے کہ علماء کا فیصلہ مانے۔ اور علماء کی توہین سے توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) بکر سے سلام و کلام بند کرنا اس وجہ سے کہ وہ فلاں کو نہیں مانتا،جائز نہیں اور نہ اس وجہ سے اس کی اقتدا سے باز رہناجائز پھر اگر بکر لائق امامت ہے اور موانع امامت مفقود ہیں تو بکر شرعی امام ہے۔ **واللہ تعالی اعلم**

(۳) توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے۔ واللہ تعالی اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفر لہ

۹جمادی الاخری ۱۴۱۲ھ

صح الجواب واللہ تعالی اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

(9جمادی الاخری 1412ہجری،مطابق 6دسمبر 1991عیسوی بروز پیر)(فتاویٰ تاج الشریعہ جدید جلد اول،ص: 503تا505)

فیصلۂ ہشتم: درصورت جواب وقضا

وضاحت نامہ

دربارۂ فیصلۂ اڈیسہ

18محرم الحرام1436ھ، مطابق11نومبر 2014

۹۲/۷۸۶

بعون الوہاب

بتاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۰ء **مولانا غلام حیدر رضوی، مولانا محمد فیضان رضوی، سرفراز خان، مولانا مہر الدین رضوی، محمد عظیم الدین، شیخ امجد ساکنان مقامات مختلفہ ضلع بالیسر ضلع میور بھنج صوبۂ اڑیسہ جامعہ حبیبیہ الہ آباد میں حاضر ہوئے،** یہ لوگ نسیم اختر صاحب جھریاوی وارد حال بھدرک کے ماننے والوں کے ذبیحہ کے حلال ہونے یا نہ ہونے اور ان لوگوں کی یہاں شادی بیاہ کرنے کے جائز ہونے یا نہ ہونے سے متعلق حکم معلوم کرنا چاہتے تھے، ان لوگوں نے قاضی اڑیسہ صاحب کی طرف رجوع نہ کیا جامعہ حبیبیہ سے بار بار فون پر روکنے کے باوجود اور حضرت علامہ اختر رضا صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے ہدایت کرنے کے باوجود اُدھر رخ نہ کر کے جامعہ حبیبیہ الہ آباد کا رخ کیا، جہاں دارالقضا بھی نہیں ہے، جن لوگوں کے نام اوپر ذکر کیے گئے وہ لوگ دو فریقوں میں منقسم ہیں ایک فریق یہاں آنے کا سبب دوسرے فریق کے اصرار کو بتاتا ہے ،لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں آنے سے متعلق دونوں فریقوں کے دستخط تحریر پر موجود ہیں ایک فریق کہتا ہے کہ غلام حیدر صاحب نے نسیم اختر صاحب کے ماننے والوں کے ذبیحہ کو حلال کہا ہے اور ان لوگوں کے ہاں شادی بیاہ کرنے کو جائز کہا ان چھ لوگوں کے بیانات لے لیے گئے، غلام حیدر صاحب کے

بیان سے یہ ظاہر ہوا کہ حضرت علامہ صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ۳۰ سفر ۱۴۱۰ھ کے فیصلے کے تفصیل طلب ہونے کی وجہ سے غلام حیدر صاحب اور ان کے ہمنوا لوگوں کو شبہات اور اعتراضات پیدا کرنے کا موقع ملا ہے مذکور فیصلہ کے حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ حاکم ہیں اور میں ایک مصدق حکم ہوں حاکم کے حکم میں اگر ابہام یا اجمال ہو تو اس ابہام کی تمیز اور اس اجمال کی تفصیل حاکم ہی کی طرف سے ہونا چاہیے، اگر مصدق حکم پہلے یہ کہہ دے کہ حاکم صاحب کے حکم سے یہ مراد ہے لیکن حاکم صاحب یہ کہہ دیں کہ نہیں میری مراد وہ نہیں بلکہ یہ ہے تو مصدق حکم کے قول کی کوئی قیمت نہ رہ جائے گی اور اگر حاکم صاحب پہلے اپنی مراد کو ظاہر کر دیں اور اس کے بعد مصدق حکم یہ کہے کہ نہیں اس سے یہ مراد ہے جب بھی مصدق حکم کے قول کی کوئی قیمت نہیں رہ جائے گی ہر دو صورت میں حاکم کے قول کی قیمت ہوگی مصدق حکم کے اختلاف کرنے پر اس کے قول کی کوئی قیمت نہ ہوگی، اس وجہ سے اس مسئلے کے تصفیہ کے لیے حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، تاکہ وہ اپنے مذکور فیصلہ کی تفصیل طلب جز کی تفصیل کے لیے درج ذیل سوالات کا جواب عنایت فرمادیں۔

[۱] انہوں نے اپنے مذکور فیصلے میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ **"اس کے**

بعض اقوال تو فقہاء کے طور معاذ اللہ کفر کی حدوں کو چھو رہے ہیں" آگے اس فیصلے میں یہ بھی ہے کہ "اس کا شرعی بائیکاٹ کریں" یہاں کفر کو اجزائے مقداریہ والی شے سے تشبیہ دی گئی ہے یا کفر خود اجزائے مقداریہ والی شئ ہے؟

[۲] اگر کفر اجزائے مقداریہ والی شئ ہے تو حضرات متکلمین اور حضرات فقہاء کے نزدیک ان کے اپنے اپنے طور پر ایمان اور کفر کے درمیا ن خُطّۂ مُتعاہدہ ہے یا نہیں ؟

[۳] اگر ایمان اور کفر کے درمیان خُطّۂ مُتعاہدہ نہ ہو تو کفر کی حدوں کو چھونا کفر کو چھونا قرار پائے گا یا نہیں؟ اور کفر کا محض لزوم عند الفقہا کفر ہے یا نہیں ؟

[۴] کیا "شرعی بائیکاٹ کریں "سے یہ مراد ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھیں لیکن ان لوگوں کے ذبیحہ کو حلال جانیں؟

[۵] کیا "شرعی بائیکاٹ کریں" سے یہ مراد ہے کہ ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کو جائز رکھیں ؟

[۶] جیسا کہ فتاوی امجدیہ جلد چہارم کے صفحہ 411 پر ہے مبتدع بد مذہب اور کفر لزوم کے مرتکب لوگوں سے میل جول رکھنے کو حضرت صد رالشریعہ

رحمۃ اللہ علیہ نے حرام فرمایا ہے کیا اس سے یہ مراد ہوگا

ان لوگوں سے میل جول رکھنا حرام ہے لیکن ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز ہے؟

[۷] فتاوی امجدیہ جلد چہارم کے صفحہ ۴۱۱ پر آئے ہوئے جواب مذکور میں حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بھی نقل فرمایا ہے ''**لاتواکلو ہم ولا تشاربوہم**'' کیا اس سے یہ مراد ہے کہ کفر لازم کے مرتکب لوگوں کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں لیکن ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا جب تک حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ سوالات مذکورہ کا جواب عنایت کر کے اپنے ۳۰ صفر ۱۴۱۰ھ کے فیصلے کے تفصیل طلب حصہ کے اجمال کو دور نہ کریں گے یہ بات متعین نہ ہو سکے گی ان کی مراد کیا ہے، اس سلسلہ میں افتا کی صورت میں کسی دوسرے کے مراد بتانے کی کوئی قیمت نہیں ہے، نہ ہی مجھ مصدق حکم کے ان کے قول کی مراد بتانے کی کوئی قیمت ہے۔

لہذا جو لوگ میرے پاس جامعہ حبیبیہ الہ آباد اس مسئلہ کو لے کر آئے تھے میں ان کو حکم کرتا ہوں کہ وہ میری اس تحریر کو لے کر **حضرت علامہ اختر رضا صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ** کی خدمت میں حاضر ہوں اور مندرجہ

بالا سوالات کے جواب حاصل کریں ان سوالوں کے جوابات حاصل کرنے کے بعد جب ان کو ۳۰ صفر ۱۴۱۰ھ کے فیصلہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے گا ساری باتیں واضح ہوجائیں گی۔فقط

استکتبہ

الفقیر عاشق الرحمن عفی عنہ

شب ۲۰ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

ہمیں اس رائے سے اتفاق ہے ۔ **محمد ابوبکر** شب شب ۲۰ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

سید محمد محسن رضا --- ------------

محمد سلیم الدین حبیبی ------------

وضاحت نامہ دربارۂ فیصلۂ اڈیسہ:

(۱/۲/۳) کفر کی حدوں کو چھونا کفر کو چھونا ہے، مراد یہ ہے کہ اس شخص کے بعض اقوال کفری ہیں،اور لزوم کفر عند الفقہا ضرور کفر ہے اور وہ بحکم لزوم قائل کو کافر کہتے ہیں لہذا قائل ایسے اقوال کا کفر لزومی کا مرتکب اور عند الفقہا کافر ہے۔

(۴/۵) شرعی بائیکاٹ ایک حکم عام ہے جو میل جول، شادی بیاہ اور ان کے ذبیحہ سے احتیاط اور اجتناب کا متقاضی ہے،بالخصوص ایسے لوگ جو معاند ہوں اور مسئول عنہ کے اقوال کفریہ پر سر منڈائے ہوں، انہیں حق جانتے ہوں، ان کا حکم مرتکب کفر لزومی سے زیادہ سخت ہے ان کا ذبیحہ قطعًا حرام ہے۔

(۶ یہ ہرگز مراد نہ ہوگا کہ میل جول رکھنا تو حرام ہے لیکن ان لوگوں کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز ہے۔

۷) " لاتواکلوہم ولا تشاربوہم " یہ مراد نہیں ہو سکتا جو سوال میں درج ہوا۔

قال بفمہ و امر برقمہ

محمد اختر رضا قادری ازہری

۱۸محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

مطابق ۱۱ نومبر ۲۰۱۴ء

بریلی شریف

فیصلۂ نہم: درصورت قضا

میرے پاس نسیم اختر قادری ساکن بھدرک کے سلسلے میں تنازع کرنے والے دو گروپ آج بتاریخ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ حاضر ہوئے ، کافی بحث و مباحثہ

کے بعد دوسرے فریق نے بھی یہ تسلیم کیا کہ وہ ضال مضل ہے ، اور علما نے بطور فقہا جو اس کی تکفیر کی فریق ثانی اس کو بھی حق جانتا ہے ، غرض اتنی بات پر اتفاق ہوا کہ نسیم اختر قادری پر بطور فقہا حکم کفر ہے اور وہ ضال مضل ہے ، لہذا سابق فیصلہ جو پہلے یہاں سے کیا جا چکا بدستور قائم ہے

اس کے ماننے والے اگر اس کے اقوال کفریہ پر سر منڈائے ہوئے ہیں تو ان کا حکم اس سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ فیصلہ میں گزرا ۔ اور اگر اس کے اقوال کفریہ سے راضی نہیں مگر دانستہ اس سے کسی طرح جڑے ہوئے ہیں اور اس کو معظم دینی سمجھتے ہیں تو سخت ملزم ہیں ، واقف حال علما و عوام پر لازم ہے کہ ان سے دور رہیں۔ ان کے یہاں کھانا پینا ، شادی بیاہ کے مراسم سے پرہیز کریں، اور ان کے ذبیحہ سے احتیاط کریں۔

نوٹ : نسیم اختر کے بابت باون علما کا فتوی صادر ہو چکا اس پر مطلع ہونے کے باوجود جو لوگ اسے مقتد او پیشوا جانے وہ ہرگز معذور نہیں۔

قالہ بفمہ وامر برقمہ

محمد اختر رضا قادری ازہری

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

بریلی شریف

فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہ

(21ربیع الاول 1436 ہجری،مطابق12جنوری 2015 بروز پیر)

یہ نو فیصلے اڈیشہ سے خاص مناسبت رکھتے ہیں، (جس کا انکار کوئی بے وقوف و نادان ہی کرے گا یا متعصب ومعاندبلکہ بدمذہب و گمراہ)اسی لیے مناسب ہے کہ اس مناسبت کو عشرۂ کاملہ کردیا جائے ،تو ہم ایک مسئلہ درج کر تے ہیں ،یہاں آپ کو معلوم ہو گا کہ سید سے کفر ہوسکتا ہے یا نہیں۔

فیصلۂ دھم:درصورت جواب

عرض:کیا سید سے کفر ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سارے نام کے سید لوگ بد مذہب بھی ہیں کیا ہم ان سے رشتہ رکھ سکتے ہیں؟ سید کو ہم کس طرح سے پہچان سکتے ہیں؟

ارشاد: کفرجس سے بھی سرزد ہو معاذ اللہ اس میں کسی کی رو رعایت نہیں ہے البتہ یہ امید ہے اور کوئی یقینی یا قطعی بات نہیں ہے یہ عقیدہ نہیں ہے کہ جو صحیح النسب سید ہے جس کو سرکار ابد قرار صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ وسلم سے سچی سچی نسبت حاصل ہے اور یہ نسبت ایک امر غیبی ہے جو نہایت در نہایت

پوشیدہ ہے اس کا علم ہونا اور اس کا تیقن حاصل ہونا بہت مشکل ہے اور محال عادی کے قریب قریب کی منزل میں ہے ہمیں کیسے علم ہو سید تو درکنار کہ فلاں کی نسبت فلاں تک بالکل ایسی سچی پکی ہے کہ اس میں کوئی شبہ اور اختلاف اور کسی شک کی گنجائش نہیں یہ ایک امر غیبی ہے اس امر غیبی پر اللہ تبارک و تعالی کے سوا اور جس کو وہ چاہے اپنے بندوں میں سے اس کے سوا کسی کو اطلاع نہیں ہے جس کی ایسی سچی پکی سرکار علیہ الصلوۃ والسلام سے نسبت ہو اس کے لیے یہ ہے کہ اس سے انشاءاللہ کفر و سرزد نہیں ہوگا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور اب جو اپنے آپ کو سید کہتا ہے یا کوئی اپنے آپ کو پٹھان کہتا ہے یا کوئی اپنے آپ کو شیخ کہتا ہے یا کوئی اپنے آپ کو فاروقی کہتا ہے یا کوئی اپنے آپ کو صدیقی کہتا ہے لوگ اپنے اپنے نسب کے معاملے میں مامون ہیں ان سے ان کے نسب کے معاملے میں جھگڑا نہیں کیا جائے گا ان کو بلا وجہ جھوٹا نہیں کہا جائے گا ان کی تکذیب نہیں کی جائے گی جو اپنے آپ کو جیسا بتاتا ہے ویسا ہی مانا جائے گا جب تک کہ دلیل شرع سے یہ ثابت نہ ہو کہ یہ سید نہیں ہے یا یہ پٹھان نہیں ہے یا یہ اس قوم کا نہیں ہے اب رہی بات کسی سے کلمہ کفر سرزد ہوتا ہے تو چاہے سید کہلاتا ہو یا کوئی اور ہو وہ اس معاملے میں عام مسلمانوں کی طرح ہے جو احکام عام مسلمانوں کے ہیں اس کے بھی ہیں جس طور پر ایک غیر سید کو کیسا ہی کتنا ہی

جماعت کے اعتبار سے وہ نیچا ہو کچھ بھی ہو اس پر حکم جاری ہو گا وہی حکم سید پر بھی جاری ہو گا احکام خداوندی اللہ تبارک و تعالی ورسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالٰی علیہ وسلم کے احکام اس وجہ سے کہ یہ سید صاحب ہیں اٹھا کر رکھے نہیں جائیں گے۔ اور اسی وجہ سے جو بہت سارے نام کے سید ہیں ان سے کفریات واقع ہوئے وہ اپنی نسبت کھو بیٹھے اب ان کا سید ہونا در کنار عام مسلمانوں کے نزدیک ایک مسلمان کی جو عزت ہے اور حیثیت ہے وہ بھی مسلمانوں کے دلوں میں ان کی نہیں ہے۔

(تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کی فقہی مجالس:ص102)

نوٹ: کتابت وغیرہ کی تصحیح میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، باقی اہل علم کے حوالے۔